AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

فقہی علم الفُروق کی اساس اورارتقاء مکاتبِ اربعہ کی روشنی میں

ڈاکٹرابوالحسن شبیراحمد: اسسٹنٹ پروفیسر۔شعبہ علوم اسلامیہ،اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

Abstract:

‘Ilm Al-Furooq’ is an auxiliary branch of Islamic jurisprudence;which eliminates scholarly doubts, differentiates the concepts and provides the ability to draw the conclusions. To differentiate between things and concepts is the very quality which enables the human society to become *Ashraf al-Makhloqaat;*because of the very power and quality the human being recognizes and highlights the supreme position of Allah Almighty. This provides very basis of knowledge and Justice. The classical jurists had mentioned this element primarily; thereafter numerous books were attributed to this knowledge, some of them were even named it as *Al-Furooq.*

The present study focuses on the brief introduction and history of *‘ilm-Al-Furooq.* The study is significant for the academicians, Lawyers, religious scholars, policy makers and researchers.

Key words: Ilm Al-Furooq, Islamic Jurisprudence,precedents, Ijtihad.

تعارف:

"علم الفروق" بنیادی طورپر علم اصول الفقہ کے ایک معاون اور مساعدی علم کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔اجتہاد میں جس طرح بعض نظائر کے مابین مشابہت ومماثلتکی بناپر قیاس،استحسان، مصالح مرسلہ اوراستصحاب کے اصول عمل میں آتے ہیں، اسی

AL-AẒVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

طرح کچھ مسائل کی باہمی ناموافقت کی وجہ سے اصولی مفارقت اور استثناء کا فیصلہ بھی کیا جاتا ہے۔ان میں سے اول الذکر "علم القواعد" کے نام سے اور ثانی الذکر" علم الفروق" کے طور پر متعارف ہے، جو کہ تاریخِ تدوین کے اعتبار سے علم القواعد سے مقدم ہے۔

اس مختصر تحریر میں علم الفروق کے تعارف اور کتاب وسنت میں اس کا اساسی تصور پیش کر کے فقہائے اسلام کی جدوجہد کی روشنی میں اس کا ارتقائی سفر بیان کیا جائے گا تاکہ اس علم کی غایت، حیثیتاور نوعیت واضح ہو سکے اور یہ بھی کہ اسلام کے منصوص احکام و قوانین ہیں وسعت، فطرت، جامعیت اور حکمت بالغہ کس طرح کام کرتی ہے اور فقہاء کا اجتہادا گرچہ عملی طور پر ایک انسانی کاوش اور خطاء کا محتمل ہے مگر اس ہیں کس قدر حقیقت پسندی، امانت، صداقت ، رحمت، اور عدالت ملحوظ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس حوالے سے وحیِ الٰہی اور اجتہادِ فقہاء میں کس طرح کی مطابقت و موافقت پائی جاتی ہے۔

لغوی واصطلاحی مفہوم:

لفظ **فروق** لغوی طور پر فرق کی جمع [1] یا ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے [2]، جس کے معنی "دو چیزوں میں جدائی کرنے اور کسی معاملہ کے امتیازات کو واضح کرنے کے ہیں" [3]۔قرآن مجید میں ہے" **فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ**"[4]"آپ ہمارے اور فاسق قوم کے مابین جدائی ڈال دیں"۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے "**لایُجمع بین متفرق ولا یُفرق بین مجتمعخشيةً الصدقة**"[5]یعنی "زکوٰۃ کی زیادتی یا کمی کے خوف کی وجہ سے متفرق مال کو یکجانہ کیا جائے اور ایک جگہ

---

[1]۔المعجم الوجیز، منشورات دار الثقافة، م، ایران، ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۰ء، ص۴۶۹۔

[2]۔المنجد الأبجدی، دار المشرق، بیروت، طباعت اول، ۱۹۶۷، ص۷۵۹۔

[3]۔المعجم الوجیز، ص۴۶۹،۴۶۸۔

[4]۔سورۃ المائدۃ، ۵: ۲۵۔

[5]۔بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ, باب لایجمع بین المتفرق, حدیث نمبر1450۔

AL-AZVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

یاملکیت میں پائی جانے والے مال کو جدانہ کیاجائے" بلکہ سال کے آخر میں اتفاقی طور پر مال کی جو کیفیت ہو اسی کے مطابق حساب کر کے زکوۃ ادا کی جائے۔

الفروق کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے امام سیوطی (م 911) لکھتے ہیں: **هو الفن الذی یذکر فیه الفرق بین النظائر المتحدة تصویراً ومعنی المختلفة حکما وعلةً** "[6]"وہ ایسا فن ہے جس میں ان نظائر کے فرق کو بیان کیاجاتاہے جو صوری اور معنوی طور پر متفق اور حکم وعلت کے اعتبار سے مختلف ہوں"۔ڈاکٹر جمال الدین عطیہ کے بقول" **هو ایضاح الفروق الدقیقة والمعانی الموثرة التی أدت الی اختلاف أحکام المسائل المتشابهة** "[7]"فن فروق وہ ہے جس کے اندر باریک فرقوں اور موثر معانی کی وضاحت کی جاتی ہے جن کی وجہ سے بظاہر یکساں نظر آنے والے مسائل کے احکام مختلف ہو جاتے ہیں"۔

شیخ محمد یاسین فادانی(م 1410ھ)فرماتے ہیں:" **معرفة الأمور الفارقة بین المسئلتین متشابهتین بحیث لا تسوی بینهما فی الحکم** "[8]یعنی"جن دو متشابہ مسائل کا حکم ایک طرح کا نہ ہو،ان کے مابین امتیازی امور کو سمجھنا"۔ سعودیہ کی ہیئۃ کبار العلماء کے رکن ڈاکٹر یعقوب الباحسین تحریر فرماتے ہیں: **هو العلم الذی یبحث فیه عن وجوه الاختلاف وأسبابها بین المسائل الفقهیة المتشابهة فی الصورة والمختلفة فی الحکم** "[9]"جس علم میں صوری مشابہت اور حکمی مخالفت رکھنے والے فقہی مسائل کے مابین ان کے اختلاف کی وجوہات واسباب پر بحث کی جائے"۔

ان میں سے آخر الذکر تعریف بعض اعتبارات سے بہت اچھی ہے مگر امام سیوطی کی بیان کردہ تعریف اس سے زیادہ جامع معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں "متشابہ نظائر" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو کہ اصولی اور فروعی دونوں قسم کے فروق کو شامل ہیں

---

[6]۔سیوطی، عبدالرحمٰن، جلال الدین،الاشباہ والنظائر، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، مصر،۱۳۷۸،۱۹۰۹ء، ص ۷۔

[7]۔جمال الدین عطیہ ،التنظیر الفقہی، مکتبہ اسکندریہ ،دوحہ ،۱۹۸۷ء طباعت اول، ص ۵۲۔

[8]-الفادانی، محمد یاسین،الفوائد الجنیہ حاشیہ المواہب السنیہ, دار البشائر الاسلامیہ ،بیروت، طباعت دوم،1996، 1/ 98

[9]-الباحسین ،یعقوب بن عبدالوھاب، دکتور، الفروق الفقہیہ والاصولیہ ، مکتبہ الرشد، الریاض, طباعت اول,1998, ص 25-

AL-AẒVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

اور علم الفروق کی کتب میں مسائل کے فروق کے علاوہ اصول و قواعد کے فروق کو بھی بیان کیا گیا ہے اس لئے زیادہ وضاحت کے لئے جدید تعریف کرنا ضروری ہو تو بہتر معلوم ہوتا ہے کہ فروق فقہیہ کی تعریف یوں کی جائے: **هوالعلم الذی تبحث فيه الوجوه الفارقة بين الأصول أوالفروع الفقهية التی تشابهت صورةً وتفاوتت حكماً** "کہ الفروق وہ علم ہے جس میں ظاہری مشابہت رکھنے والے فقہی اصول یا فروع کے مابین پائے جانے والے اختلاف اور اس کی وجوہ و علل کو زیر بحث لایا جائے"۔

فروق کی مثالیں:

اس حوالے سے مسائلِ فروق کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

(1) پانی میں مٹی اور دیگر اشیاء کی ملاوٹ کا فرق: اگر پاک پانی میں پاک مٹی مل کر اس کا ذائقہ، رنگ یا بو تبدیل کر دے تو پانیکے اندر پاک کرنے کی اہلیت برقرار رہے گی، لیکن اگر اس میں پانی کے علاوہ کوئی اور پاک چیز مثلا زعفران، زرد رنگ، صابن، نمک وغیرہ مل کر اس کی تین اوصاف میں سے کسی وصف کو بدل دے تو پانی کی جوازِ وضوء کی صلاحیت مفقود ہو جائے گی، وجہ فرق یہ کہ مٹی پانی کی طرح خود پاک ہے اور پاک کرنے کی شرعی صلاحیت بھی رکھتی ہے لیکن مٹی کے علاوہ باقی پاک اشیاء میں جوازِ وضوء کی شرعی اہلیت نہیں ہے[10]۔

(2) کافر اور مسلم کے معاملات کا فرق: مسلم معاشرے میں غیر مسلم باہمی طور پر سودی اور غیر شرعی کاروبار کر سکتے ہیں، لیکن مسلمان کے لئے کسی غیر مسلم کے ساتھ ناجائز کاروبار کی اجازت نہیں، اسی طرح ایک نو مسلم کو اپنی حالت کفر کے ناجائز اموال پر ملکیتی حقوق حاصل ہوں گے لیکن ایک مسلمان جب حرام خوری سے تائب ہو جائے تو اسے اپنی توبہ سے پہلے کے ناجائز اموال پر حقوق ملکیت حاصل نہیں ہوں گے[11]۔

10۔ سامری، الفروق، مخطوط، مکتبہ الظاہریہ، نمبر: ۲۷۴۵، (بحوالہ: ندوی، علی احمد، القواعد الفقہیہ، دار القلم، دمشق، طباعت چہارم، ۱۹۹۸، ص ۸۲)۔

11۔ قرافی، احمد بن ادریس، شہاب الدین، انوار البروق فی انواء الفروق، دار السلام، قاہرہ، طباعت اول، ۲۰۰۱ (فرق نمبر: ۱۷۹)، ۳/۱۰۰۷۔

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

(3) اونٹ کے گوشت اور دیگر حلال جانوروں کے گوشت کا فرق: اونٹ کا گوشت کھانے سے بعض فقہاء کے مطابق وضوء ٹوٹ سکتا ہے مگر باتفاق فقہاء دیگر حلال جانوروں کا گوشت کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا [12]، وجہ فرق وہ حدیث ہے جس میں اونٹ کے گوشت کو ناقض وضو کہا گیا ہے [13] لیکن دوسرے فقہاء نے بعض احادیث اور آثار صحابہ کی بنا پر اسے منسوخ کہا ہے [14]۔

(4) طواف اور سعی کا فرق: طوافِ کعبہ کے لئے وضوء شرط ہے مگر صفاء و مروہ کی سعی کے لئے نہیں [15] کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کو نماز کے مثل قرار دیا [16] اور خواتین کو ایام مخصوصہ میں طواف سے منع فرما کر باقی تمام مناسک حج کی اجازت دے دی [17]۔

(5) بچے کی نماز اور حج کا فرق: بچے کی نماز کے لئے ولی کی اجازت ضروری نہیں، مگر حج کے لئے ہے [18]، وجہ فرق یہ کہ نماز کا تعلق محلے کی مسجد کے چھوٹے سے بے خطر اجتماع سے ہے، جبکہ حج کے لئے بیرونِ شہر کا بڑا اجتماع، ممکنہ خطرات اور اخراجات بھی ہیں اور اس کے علاوہ نماز بلا اجازت سے عبادت کے شوق وذوق کے ساتھ خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور حج باجازت سے اطاعت امیر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

مختلف چیزوں کے مابین فرق کرنا در حقیقت وہ فطری انسانی صلاحیت ہے جس کی بنیاد پر انسان کو شرفِ آدمیت اور خلافتِ ارضی کا امتیاز حاصل ہوا ہے اور اسی سے اس کو علم و معرفت اور خداوند عالم کی پہچان ہوتی ہے۔ یہ علم کی اساس اور ادلہ کی بنیاد ہے اس

---

[12] ۔الزریرانی، شرف الدین عبدالرحیم، حنبلی، ایضاح الدلائل فی الفرق بین المسائل، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۳، ۱/۱۶۶۔

[13] ۔ابن حبان، الصحیح، کتاب الطھارہ، باب نواقض الوضوء، عن جابر بن سمرۃ، حدیث نمبر: ۱۱۲۵، ۱۱۲۴؛ ابوداود، السنن، کتاب الطھارہ، باب الوضوء من لحوم الابل، عن البراء بن عازب، حدیث نمبر: ۱۸۴۔

[14] ۔طحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب الطھارہ، باب اکل ماغیرت النار، عن انس، حدیث نمبر: ۱۸۴۔

[15] ۔الزریرانی، ایضاح الدلائل، ۱/۲۵۶۔

[16] ۔ترمذی، الجامع، ابواب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، نمبر: ۹۶۰۔

[17] ۔بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب کیف کان بدء الحض، نمبر ۲۹۴۔

[18] ۔حوالہ سابقہ ۱/۲۵۷۔

AL-AZVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

لئے علم فقہ کی صحیح معرفت کے لئے علم فروق مرتب کیا گیا۔ابتدائی فقہاء نے اپنی تصانیف میں ضمنی طور پر اس کا ذکر کیا اور بعد میں اس پر باقاعدہ تصانیف مرتب کی گئیں جن میں سے اکثر کتب کا نام ہی الفروق ہے۔اس سے علمی التباسات، شبہات اور توہمات کا خاتمہ ہوتا ہے، فقہی نتائج اخذ کرنے اور فتوی دینے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، وقت اور حالات کے تغیر سے احکام کی تبدیلی کی بصیرت حاصل ہوتی ہے، قیاس کی علتوں، احکام کی حکمتوں اور شرعی مقاصد کا فہم پیدا ہو کر قلبی طمانیت اور ایمان میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔

جدید مسائل کے حل کے لئے عموماً مختلف قسم کی نظیریں موجود ہوتی ہیں تو فنِ فروق کے ذریعے زیادہ کم مشابہت رکھنے والی نظائر کی پہچان کی جاتی ہے تاکہ باہم مشابہ اصول وفروع کے مابین موثر عِلَل، حِکَم، مقاصد، ضروریات، رجحانات اور موانع کا مطالعہ کیا جاسکے، اسی طرح منصوص اور مجتہد فیہ احکام میں موجود اصولی وفروعی فروق کا فہم حاصل ہوتا ہے، اس لئے امام نجم الدین طوفی (م ۷۱۶ھ) نے اس علم کو عمدۃ العلوم اور فقہی علوم کا نصف یا ایک بڑا حصہ قرار دیا ہے[19]، اور ڈاکٹر سید حبیب افغانی تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ مکمل دین ہی فروق پر مشتمل ہے، قرآن کا نام فرقان ہے، یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا عالی وصف ہے، اسی لئے یوم بدر کو فرقان کہا گیا، لہذا حق و باطل میں فرق کرنا اصل ہدایت ہے اور اللہ تعالی اور غیر اللہ کے مابین فرق نہ کرنا اصل گمراہی ہے، جیسا کہ فرقہ اتحادیہ وحلولیہ نے خالق ومخلوق کے فرق کی نفی کر دی[20]۔

ماٰخذ شریعت میں فروق کا بیان:

قرآن وسنت میں کئی مقامات پر بعض مسائل کے درمیان مماثلت کی عدم موجودگی کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے، مثلا:

---

[19]۔طوفی، نجم الدین، علم الجذل فی علم الجدل، موسسہ الابحاث العلمیہ الالمانیہ، بیروت، ۱۹۸۷ء، ص ۷۱۔

[20]۔افغانی، سید حبیب بن احمد، الفروق الفقہیہ عند الامام ابن قیم الجوزیہ، مکتبۃ الرشد، ریاض، طباعت اول، ۲۰۰۹ء، ۱/۱۹۴۔

AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۱۔قرآن مجید میں ہے" **فلا تجعلوا لله أندادا وأنتم تعلمون** "[21] پس تم جان بوجھ کر کسی غیر اللہ کو اللہ کے برابر مت سمجھو دوسری جگہ ہے:" **وهم بربهم يعدلون** "[22] اور وہ لوگ دوسروں کو اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں"۔اسی طرح فرمایا:"**أفبالباطل يؤمنون وبنعمة الله هم يكفرون** "[23] کیا یہ لوگ معبودان باطلہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔

۲۔" **أفرأيتم ماتحرثون، أأنتم تزرعونه أم نحن الزارعون** "[24] تم زمین میں جو بیج بوتے ہو، کیا تم نے اس پر غور کیا ہے کہ اسے پھر تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔اس آیت میں انسان اور خالق کائنات کی طاقت اور اختیارات کا موازنہ اور فرق پیش کیا گیا ہے۔

۳۔" **أفنجعل المسلمين كالمجرمين** "؟[25] "کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر قرار دیدیں؟"اور یہ ناانصافی تو ممکن نہیں اس لئے ان کے ایمانی اور عملی احوال اور انجام کا فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔اسی طرح قرآن مجید میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ "جو لوگ قیامت کے روز آگ میں ڈالے جائیں گے، وہ زیادہ بہتر ہیں یا وہ لوگ جو وہاں پر راحت کے ساتھ آئیں گے ؟ [26]۔

۴۔" **تلك أمة قد خلت لها ماكسبت ولكم ماكسبتم** "[27] یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی،ان کے لئے ان کے اعمال کا اجر اور تمہارے لئے تمہارے کئے کا بدلہ ہے۔اس آیت میں بتایا گیا کہ جو لوگ انبیاء کرام کی اولاد ہونے پر اتراتے ہیں اور اپنے آپ

21۔حوالہ سابقہ،۲۲۔
22۔الانعام،٦:
23۔النحل،۲۷: ٦١۔
24۔الواقعہ،٥٦:٦۴۔
25۔القلم،٦٨: ۳٥۔
26۔حم سجدہ،۴۱: ۴۰۔
27۔البقرہ،۲: ۱۳۴۔

AL-AZVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

کو اپنے پاکیزہ اسلاف کے مماثل قرار دیتے ہیں انھیں اپنے ذاتی کردار اور اپنے بزرگوں کی پاکیزہ سیرت کے فرق کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

۵۔" **وأحل الله البيع وحرم الربا** "[28]"اللہ تعالی نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے"۔اس آیت کا پس منظر یہ کہ کفار تجارت اور سود کو مساوی قرار دیتے تھے تو اللہ تعالی نے تجارت اور سود کے فرق کو نمایاں کیا کیونکہ سود اپنے فکری، علمی، اخلاقی اور عملی تباہ کاریوں کے باعث تجارت اور بیع کے ہم مثل نہیں ہو سکتا۔

۶۔ اس طرح حدیث مبارکہ میں ایک عمومی قاعدہ بیان کر کے اس کی فروع میں پیدا ہونے والے فرق کو علت کی بنا پر نمایاں کیا گیا ہے۔فرمایا:" **من كان هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كان هجرته للدنيا يصيبها أو الى امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه** "[29] جس نے اللہ اور اس رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے اور جس نے کسی مالی مفاد کی خاطر ہجرت کی یا کسی خاتون سے شادی کرنے کی نیت سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس کے لئے ہو گی، بعینہ اسی اسلوب کو فقہاء نے اختیار کیا۔

۷۔ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس وہ گوشت لایا گیا جو حضرت بریرہ کے لئے کسی نے صدقہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا" **هُوَعَلَيْهَا صَدَقَةٌ،وَلَنَاهَدِيَّة**"[30]"یہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے"۔

۸۔اسی طرح آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ نے اس کو رحمت کی دعا دی اور دوسرے آدمی کو چھینک آئی تو اس کے لئے رحمت کی دعا نہ فرمائی، اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا" **هَذَا حَمِدَ اللَّهَ،وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ** "کہ" پہلے نے اللہ کی حمد کی اور دوسرے نے حمد نہیں کی"[31]۔

---

[28]۔البقرہ،۲: ۲۷۵۔

[29]۔بخاری، الجامع الصحیح، بَابُ بَدْءِ الوَحْيِ، حدیث نمبر:۱۔

[30]۔۔حوالہ سابقہ، کتاب الزکاۃ، باب اذا تحولت الصدقۃ، حدیث نمبر:۱۴۹۵۔

[31]۔حوالہ سابقہ، کتاب الادب، باب الحمد للعاطس، نمبر:۶۲۲۱۔

AL-AẔVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۹۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کو لکھا: " **أعرف الأشباه والنظائر ثم قس الأمور عندک فاعمد الی أحبها الی الله وأشبها بالحق** "[32] مماثل اور مشابہ مسائل کو پہچانو اور اپنی طرف سے قیاس کرو پھر اللہ کے مرغوب ترین اور حق کے مشابہ ترین احکام کو اختیار کرو" ،اس میں یہ اشارہ موجود ہے کہ جن متماثل نظائر میں موافقت نہ پائی جائے ان میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔

علم الفروق کا آغاز وارتقاء:

کتاب وسنت اور صحابہ کے بنیادی عہد کے بعد اس علم کا آغاز دوسری صدی ہجری میں تین معاصر فقہاء کی کتب سے ہوا،ان میں سے امام مالک (م ۱۷۹ھ) کی "**مؤطا**" اور امام شافعی (م ۲۰۴ھ) کی " **کتاب الأم** " میں جزوی طور پر اور امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) کی "**الجامع الکبیر**" میں کلی طور پر مسائل کے فروق بیان کئے گئے ہیں،اس سے ان تینوں مکاتبِ فقہ کا اصولی ذوق وتعمق نمایاں ہوتا ہے۔

جیسا کہ موطّا امام مالک میں ہے: چادر میں بندھا ہوا قبطی کپڑا خریدنے میں دھوکہ ہے، مگر جس کپڑے کی تفصیل لکھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ لوگوں کے ہاں معروف ہو،اس میں دھوکہ نہیں ہے اور یہ جائز ہے[33]،اسی طرح امام شافعی فرماتے ہیں: نماز کے دوران اگر متیمم کو پانی مل جائے تو اس پر وضوء کرنا ضروری نہیں، بلکہ وہ تیمم کے ساتھ ہی باقی نماز مکمل کرلے، لیکن اگر کوئی مریض عذر کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور اسی دوران اس کا عذر زائل ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ باقی نماز کھڑے ہو کر پڑھے، وجہ فرق یہ کہ متیمم کو وضو کے لئے نماز چھوڑنا یا توڑنا پڑے گی، جبکہ مریض کو نماز چھوڑنے کی ضرورت نہیں[34]۔

32۔ دار قطنی، علی بن عمر، السنن مع التعلیق المغنی، دار نشر الکتب الاسلامیہ ، لاہور، تاریخ طبع ندارد، 206/4؛ ابن قیم، اعلام الموقعین، مکتبہ ابن قیم، قاہرہ، تاریخ طبع ندارد، 76/1۔

33۔ مالک، موطا، موسسہ زاید بن سلطان آل نہیان، ابوظبی، طباعت اول، ۹۶۴/۴، ۲۰۰۴۔

34۔ شافعی، الام، دار المعرفہ، بیروت، ۱۹۹۰، ۶۵/۱۔

AL-AẔVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

امام محمد لکھتے ہیں: "ایک مقیم شخص عصر کی نماز ادا کر رہا ہو، وہ ایک رکعت پڑھ لے اور اس وقت سورج غروب ہو جائے اور پھر ایک مسافر نماز باجماعت کے لئے اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو مسافر کی نماز فاسد ہے۔ اس کے بر عکس، اگر مسافر نماز عصر ادا کر رہا ہو اور اس کی ایک رکعت کے بعد سورج غروب ہو جائے اور ایک مقیم شخص نماز باجماعت کے لئے اس کے ساتھ شرکت کرے تو دونوں کی نماز درست ہو گی"[35]۔

اس میں فرق یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے مقیم کی نماز میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ پہلے کی طرح چار رکعت رہتی ہیں لیکن مسافر کی چار رکعت والی نماز قصر وقت کے اختتام سے متغیر ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ وقت کے اندر پڑھی جانے والی نمازِ قصر کو ایک مسافر شخص امام کی اقتدا میں چار رکعت پڑھ سکتا ہے لیکن قضاء ہو جانے والی نمازِ قصر امام محمد کی رائے میں دو رکعت کی حیثیت سے مزید پختگی اختیار کر لیتی ہے اس لئے اسے امام کی وجہ سے بھی چار رکعت میں نہیں بدلا جاسکتا۔ دوسری وجہ یہ کہ اپنے وقت کے اندر نمازِ قصر کو امام کی وجہ سے چار میں بدلنا تو سنت سے ثابت ہے لیکن قضاء نماز میں اس طرح کی تبدیلی کا ثبوت بظاہر موجود نہیں ہے اور تعبدی اعمال میں قیاس سے گریز کرنا بہتر ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں ہے "ایک برہنہ شخص نے نماز مکمل کر لی اور اسے کپڑے مل گئے تو اسے نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس کے بر عکس، اگر وہ نماز کی تکمیل سے پہلے کپڑے پالے تو نماز کا اعادہ ضروری ہے "[36]۔

یہ تصنیف لطیف فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے، پوری کتاب میں دو دو مسائل کا موازنہ اور تقابل کیا گیا ہے اور اختصار وایجاز کے ساتھ دقت نظر کو ملحوظ رکھا گیا ہے، البتہ فروقِ مسائل کی وجوہ وعِلَل بیان نہیں کی گئیں۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد طموم لکھتے ہیں: **أول من ألف فی الفروق فی الفقه الاسلامی عامة الامام محمد بن الحسن الشیبانی صاحب أبی حنیفة ونجد ذالك واضحا فی كتابه الجمع الكبیر,حیث كان أسلوبه ومنهجه وطریقة عرضه للمسائل كلها**

[35] ۔ شیبانی، محمد، الجامع الکبیر، لجنہ احیاء المعارف النعمانیہ، حیدر آباد دکن، طباعت اول، ۱۳۵۶ھ، ص۹۔

[36] ۔ حوالہ سابقہ، ص۱۰۔

AL-AZVĀ الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 51, Issue, 34, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

تظهر الفرق بين المسئلتين المتشابهتين ممالايدع مجالاللشك أواللبس [37]۔ فقہی فروق پر سب سے پہلے مصنف امام محمد شیبانی تلمیذ ابی حنیفہ ہیں، ہم یہ بات ان کی "جامع کبیر" میں واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ اس کے تمام تر مسائل پیش کرنے میں انھوں نے دو مشابہ مسائل کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھا ہے، اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے شیخ یعقوب الباحسین کی طرف سے ڈاکٹر محمد طموم کے مذکورہ قول کو مبالغہ آمیزی قرار دینا [38] صحیح نہیں ہے۔

کتب علم الفروق:

۱۔ الشیبانی، امام محمد حنفی (م۱۸۹ھ) کی **"الجامع الکبیر"**۔

۲۔ ابن سریج، ابو العباس احمد بن عمر شافعی (م ۳۰۶ھ) کی **"الفروق"** [39]، فروق کے نام سے یہ فقہائے شافعیہ کی پہلی کتاب ہے جو مختصر المزنی سے متعلقہ سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے [40]۔

۳۔ الزبیری، ابو عبداللہ، زبیر بن احمد القریشی شافعی (م ۳۱۷ھ) کی **"کتاب المسکت"** [41]، یہ فقہی سوالات سے متعلق تصنیف ہے اس میں فقہی معمے، فروق اور حیل تینوں موضوعات بیان کئے گئے ہیں [42]۔

۴۔ ابو الفضل کرابیسی، محمد بن صالح سمرقندی حنفی (م ۳۲۲ھ) کی **"کتاب الفروق"** [43]، اس کا مخطوط دار الکتب المصریہ میں فقہ حنفیہ نمبر ۱۹۲۳ پر اور مرکز البحث العلمی میں مائکروفلم کی صورت میں فقہ عام نمبر ۴۲ پر، مکتبہ اوقاف بغداد میں نمبر ۳۵۳۳ پر اور جامعہ ازہر میں نمبر ۲۰۷۶ پر موجود ہے [44]۔

37۔ طموم، امقدمہ فروق کرابیسی، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، کویت، طباعت اول، ۱۹۸۲ء، ۸/۱۔

38۔ الباحسین، الفروق الفقہیہ والاصولیہ، ص۶۶۔

39۔ فرید، نصر الدین محمد واصل، مقدمہ تحقیق مطالع الدقائق للاسنوی، دار الشروق، القاہرہ، طباعت اول، ۲۰۰۷، ص ۲۰۳۔

40 طموم، مقدمۃ التحقیق لفروق الکرابیسی، ۱/۱۳۔

41۔ حوالہ سابقہ، ۱/۱۳۔

42۔ ابراہیم بن ناصر، مقدمہ تحقیق المعایات لقاضی احمد بن محمد جرجانی، پی ایچ ڈی تحقیقی مقالہ، زیر نگرانی: محمد عروسی عبد القادر، جامعہ ام القری مکہ، ص ۷۲۔

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۵۔الکنانی، عبدالرحمن بن محمد ابن الکاتب مالکی(م ۴۰۸ھ) کی **"فروق مسائل المشتبہه فی المذہب"**[45]، یہ فقہ مالکی کی علم الفروق پر پہلی تصنیف ہے۔

۶۔ البغدادی، قاضی عبدالوہاب مالکی(م ۴۲۲ھ) کی **"الفروق الفقہیہ"**۔ دارالبحوث للدراسات الاسلامیہ نے اس کو دبئی سے ۲۰۰۳ء میں طبع کرایا ہے۔

۷۔الفاسی، ابوعمران عبید بن محمد صنہاجیا لکی(م ۴۳۰ھ) کی **"النظائرالفقہیہ"**، جو کہ مکتبہ دارالبشائرالاسلامیہ، بیروت سے ۲۰۱۰ء میں دوسری مرتبہ چھپی ہے۔

۸۔الجوینی، ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن محمد، والدامام الحرمینشافعی(م ۴۳۸ھ) کی **"الجمع والفروق"** جس کو **"الوسائل فی فروق المسائل"** بھی کہاجاتا ہے ،اس میں مسائل کے فروق کو نہایت گہرائی سے بیان کیا گیا ہے ،اس کا مخطوط دار الکتب میں فقہ شافعی نمبر ۸۰ پر ہے[46]،عبدالرحمن المزینی نے جامعہ امام محمد بن سعود میں اس پر تحقیق کی ہے، دارالجیل (بیروت) نے ۲۰۰۴ء میں اسے تین اجزاء میں شائع کیا ہے۔

۹۔الناطفی، ابوالعباس احمد بن محمد الطبری حنفی(م ۴۴۶ھ) کی **"الأجناس والفروق"**[47] اس پر ڈاکٹر نہلہ عاشور کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو کہ بغداد کے جامعہ عراقیہ کی پروفیسر ہیں۔

۱۰۔الفناکی، احمد بن حسین شافعی(م ۴۴۸ھ) کی **"المناقضات فی الفروق والاستثناء"**[48]۔

---

[43]۔السبیّل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل للزریرانی، دارابن الجوزی، طباعت اول، ۱۴۳۱ھ، ص ۲۶۔

[44]۔الثبیتی، سعود بن مسعد، مقدمہ تحقیق الاستغناء فی ا؛لفرق والاستثناء للبکری، جامعہ ام القری، طباعت اول، ۱/۷۸، ۱۹۸۸

[45]۔الباحسین، الفروق الفقہیہ والاصولیہ، ص ۸۴۔

[46]۔طموم، مقدمۃ التحقیق لفروق الکرابیسی، ۱/۱۱۔۱۲۔ الثبیتی، مقدمہ تحقیق الاستثناء، ۱/۷۹۔

[47]۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص ۲۷۔

[48]۔سبکی، تاج الدین، طبقات الشافعیہ الکبری، ہجر للطباعہ والنشر والتوزیع، طباعت دوم، ۱۴۱۳ھ، ۴/۱۶ (مکتبہ شاملہ)

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۱۱۔ابوالفضل مسلم بن علی دمشقی مالکی(م ۴۵۰ھ تقریبا) کی **"الفروق الفقهيه"**[49]۔

۱۲۔الصقلی،ابو محمد عبدالحق بن محمد السهمی القرشی مالکی(م ۴۶۶ھ) کی **"كتاب النكت والفروق لمسائل المدونة "** مرکزالبحث العلمی میں مائکرو فلم نمبر ۲۴۳ پر ہے[50]۔احمد ابراہیم عبداللہ نے ۱۹۹۶میں جامعہ ام القری میں زیر نگرانی محمد عروسی عبدالقادر اس پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا ہے۔

۱۳۔الانصاری،ابوعبداللہ محمد بن یوسف اندلسی،مالکی کی **الفروق**[51]۔

۱۴۔ابن جماعة،ابوالخیر سلامة بن اسماعیل المقدسی شافعی(م ۴۸۰ھ) کی **"الوسائل فی فروق المسائل"**[52]۔

۱۵۔الجرجانی،ابوالعباس احمد بن محمد شافعی(م ۴۸۲ھ) کی **"كتاب المعاياة فی العمل"** جسے فروق جرجانی کہا جاتا ہے۔اس کا اصل نسخہ دارالکتب میں فقہ شافعی نمبر ۹۱۵ پر ہے[53]۔ابراہیم بن ناصر نے جامعہ ام القری میں اس پر پی ایچ ڈی کا مقالہ کیا ہے۔یہ کتاب بھی مستقل فروق پر نہیں بلکہ فقہی قواعد، معمے، حیل اور فروق کے موضوعات پر ہے۔ابراہیم بن ناصر مقدمہ تحقیق،ص ۹۱۔

۱۶۔الرویانی، قاضی ابوالمحاسن شافعی(م ۴۹۴ھ) کی **"كتاب الفروق"**[54]۔

۱۷۔ الحناطی،ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسن طبری شافعی(م ۴۹۵ھ) کی **"الكفايه فی الفروق"**[55]۔

---

[49]۔حمد ابوالاجفان وحمزہ ابوفارس، مقدمہ تحقیق علی الفروق الفقهیہ لمسلم، دارالحکمہ طرابلس، بیروت، طباعت اول، 2007ء، ص30۔

[50]۔الشبیتی، مقدمہ تحقیق، ۱/۔۷۹

[51]۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۲۹۔

[52]۔فرید، مقدمہ تحقیق مطالع لاسنوی، ص۲۰۴۔

[53]۔طموم، مقدمہ التحقیق لفروق الکرابیسی، ۱/۱۱۔

[54]۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۳۴۔

[55]۔حوالہ سابقہ۔

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۱۸۔ابوالمظفر کرابیسی،اسعد بن محمد بن الحسین نیساپوری، حنفی،(م ۵۷۰ھ) " **الفروق**"، جسے فروق الکرابیسی کہاجاتا ہے، ۹۷۷ فروق پر مشتمل ہے، اس کا مقدمہ تحقیق ڈاکٹر طموم نے لکھااور وزارۃ الاوقاف والشؤن نے کویت سے ۹۱۸۲ میں طبع کرایاہے۔

۱۹۔المقدسی، ابراہیم بن عبدالواحد حنبلی(م ۶۱۴ھ)"**الفروق فی السائل الفقہیۃ**"[56]، یہ حنابلہ کی پہلی کتاب ہے۔

۲۰۔السامری، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن الحسین ابن سُنینہ، حنبلی(م ۶۱۶ھ)"**الفروق**"۔ مرکزالبحث العلمی میں مائکروفلم نمبر۳۶پر ہے[57]۔ محمد بن ابراہیم الیحیی نے ۱۴۰۲ میں جامعہ امام محمد بن سعود سے ایم اے کا تحقیقی مقالہ لکھااور دارا لسمیعی الریاض نے ۱۹۹۷ میں شائع کیا، مکتبہ شاملہ میں موجود ہے۔

۲۱۔المحبوبی، صدرالشریعہاوّل، احمد بن عبیداللہ الحنفی(م ۶۳۰ھ)۔"**فتاوی تلقیح العقول فی فروق المنقول**"[58] جس کو تلقیح المحبوبی کہاجاتاہے ،اس کا مخطوط دارالکتب المصریہ میں فقہ حنفی نمبر ۹۸۲ پر موجود ہے، اس پر جامعہ ازہر میں محمد مصطفی شحاتہ نے ۱۹۸۴ء میں ایم اے کا تحقیقی مقالہ لکھا[59]۔

۲۲۔المقدسی، ابوالعباس نجم الدین احمد بن محمد بن خلف، شافعی،(م ۶۳۸) ۔"**الفصول فی الفروق**"[60]۔

۲۳۔الدزماری، احمد بن کشاسب، شافعی (م۶۴۳) کی"**الفروق** "[61]۔

۲۴۔الوشلی، علی بن یحیی یمنی، شافعی (م۶۶۲ھ) "**الجمع الفرق**"، **بعض اہل علم کے بقول بے مثال تصنیف ہے**[62]۔

56۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۳۷۔

57۔الشبیتی، مقدمہ تحقیق الاستثناء، ۱/۸۰۔

58۔حوالہ سابقہ، ص۱،۸۷۔

59۔الشبیتی، سعودبن مسعد، مقدمہ تحقیق الاستغناء،۱/۸۷؛ thesis mandumah.com,recard/85128

60۔طموم، مقدمہ التحقیق لفروق الکرابیسی، ۱،۸۰۔

61۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۳5۔

AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۲۵۔القرافی، شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس مالکی (م ۶۸۴) "**أنوار البروق فی أنواء الفروق**"، اسعظیم تصنیف میں اصول و قواعد کے فروق کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، اس کا منفرد طرز تحریر یہ کہ قواعد کے نام سے مختلف فقہی فروع کو دو یا زیادہ کلیات کے تحت جمع کر کے ان کے فروق کو علل اور مقاصد کی متعدد توجیہات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اور یہ کتاب ۵۴۸ قواعد پر مشتمل ہے۔

۲۶۔المرداوی، ابو عبداللہ محمد بن عبد القوی بن بدران المقدسی، استاد ابن تیمیہ، حنبلی (م ۶۹۹ھ) "**الفروق**"[63]۔

۲۷۔البقوری، محمد بن ابراھیم، مالکی (م ۷۰۷ھ) کی "**ترتیب الفروق واختصارہا**"، یہ امام قرافی کے شاگرد ہیں جنھوں نے اپنے استاد کے بیان کردہ اصولی فروق کو تسہیل واختصار سے اس میں مرتب کیا ہے[64]۔

۲۸۔الربعی، شمس الدین محمد بن ابی القاسم التونسی، مالکی (م ۷۱۵ھ) کی "**مختصر انوار البروق فی انواء الفروق**"[65]۔

۲۹۔ابن الشاط، سراج الدین قاسم بن عبداللہ السبتی، مالکی (م ۷۲۳ھ) کی "**ادرار الشروق علی انوار الفروق**"، یا اس کا نام **انوار البروق فی تعقب مسائل القواعد والفروق** ہے۔ یہ فروق قرافی کی شرح اور اس پر نقد ہے۔ اس لئے مالکی فقیہ تمبکتی لکھتے ہیں: "**علیک بفروق القرافی ولا تقبل منها الا ماقبله ابن الشاط**"[66] آپ فروق قرافی ضرور پڑھیں۔ مگر اس کے مضامین کو اس وقت تک قبول نہ کریں جب تک کہ امام ابن الشاط اس کی تصدیق نہ کر دیں، فروق قرافی کے حاشیہ پر چھپی ہے، مکتبہ شاملہ میں موجود ہے۔

62۔احمد بن ابراہیم، مقدمہ تحقیق النکت والفروق للصقلی، تحقیقی مقالہ پی ایچ ڈی، جامعہ ام القری، مکہ، زیر نگرانی: محمد العروسی عبدالقادر، ص ۸۷۔

63۔ قائد الحاشدی، فیصل بن عبدہ، نزہۃ الاحباب، دار الامام احمد، قاہرہ، طباعت اول ۲۰۱۱، ص ۱۱۔

64۔بقوری، محمد بن ابراہیم، تحقیق: استاد عمر بن عباد، وزارۃ الاوقاف والشوون الاسلامیہ، المملکۃ المغربیہ، 1414 ھ - 1994 م۔

65۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص ۳۱۔

66۔ مقدمۃ التحقیق لقواعد المقری، ۱/۱۳۰۔

AL-AẔVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۳۰۔الهذلی، الارمنتی، سراج الدین یونس بن عبدالمجید، شافعی،(م ۷۲۵ھ) کی "**الجمع والفرق**"[67]۔

۳۱۔الزریرانی، شرف الدین عبدالرحیم، حنبلی (م ۷۴۱ھ) کی "**ایضاح الدلائل فی الفرق بین المسائل** "اس کتاب میں ابن سنیہ سامری کی الفروق کو بہتر ترتیب سے پیش کیا گیا ہے، مرکز البحث العلمی میں مائکروفلم نمبر ۴۴۳پر ہے، دارالکتب العلمیہ بیروت نے ۲۰۰۳ میں محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ چھپوایا ہے، جبکہ جامعہ ام القری مکہ میں عمر بن محمد السبّیل امام مسجد الحرام (م ۱۴۲۳ھ) نے پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی لکھا گیا ہے[68]۔

۳۲۔ترکمانی، احمد بن عثمان حنفی (م ۷۷۴ھ) کی "**الفروق**"[69]۔

۳۳۔ابن نقاش، ابوامامہ شمس الدین محمد بن علی، شافعی، (م ۷۶۳ھ) کی "**الفروق**"[70]۔

۳۴۔اسنوی، جمال الدین ابو محمد عبدالرحیم بن الحسن، شافعی (م ۷۷۲ھ) کی "**مطالع الدقائق فی تحریر الجوامع والفوارق**"، اس کا مخطوط دارالکتب میں فقہ شافعی نمبر ۳۷پر ہے، دارالشروق (القاہرہ) نے ڈاکٹر نصرالدین فرید کے تحقیقی مقدمہ کے ساتھ ۲۰۰۷ء میں اس کی طباعت کی ہے اور مکتبہ شاملہ میں موجود ہے۔

۳۵۔البکری، بدرالدین محمد بن ابی بکر بن سلیمان شافعی، (تقریبا ۸۰۰ھ) "**الاستغناء فی الفرق والاستثناء** "اس میں ۶۰۰ بنیادی قواعد کے تحت استثناء کی نظائر کے فروق پر بحث کی گئی ہے، اس کا مقدمہ تحقیق ڈاکٹر سعود بن مسعد الثبیتی نے لکھا، مرکز احیاء التراث الاسلامی (مکہ مکرمہ) نے ۱۹۸۸ میں طبع کرایا۔

۳۶۔مرغایتی، بایزید بن اسرائیل بن حاجی داود، حنفی (تکمیل تصنیف: ۸۲۰ھ) کی "الفروق"[71]۔

---

[67]۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۳۵؛ فرید، مقدمہ تحقیق مطالع الدقائق للاسنوی، ص۲۰۶؛ ابن ایبک صفدی، الوافی بالوفیات، داراحیاء التراث العربی، بیروت، طباعت اول، ۲۰۰۰ء، ۲۹/۱۸۴۔

[68]۔الثبیتی، مقدمہ تحقیق، ۱/۸۰؛https://al-maktaba.org/author/2661

[69]۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص۲۷۔

[70]۔حوالہ سابقہ، ص۲۵۔

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۳۷۔المحلی، مجد الدین اسماعیل ابن معلی، شافعی،(م ۸۸۰ھ) کی"**كتاب الليث العابس فی صدمات المجالس**" فروعی فروق کے ساتھ اس کا کچھ حصہ اصولی فروق پر بھی مشتمل ہے مثلاًشرط لازم اور غیر لازم، شرط وسبب، علت اور حجت وغیرہ میں فرق،اس کا مخطوط مرکز البحث العلمی میں مائکروفلم نمبر ۱۰۱پر اور دار الکتب مصریہ میں کتب اصول نمبر ۲۵۵۹۷پر موجود ہے[72]۔

۳۸۔المواق،ابوعبداللہ محمد بن یوسف العبدری غرناطی، مالکی(م ۸۹۷ھ)کی "**الفروق**"[73]۔

۳۹۔الونشریسی،ابوالعباس احمد بن یحیٰ مالکی(م ۹۱۴ھ) کی" **عدة البروق فی جمع ما فی المذهب من الجموع والفروق**"۔اس میں ۱۱۵۵فروق بیان کئے گئے ہیں،اسے دار الغرب الاسلامی(بیروت)نے 1990ءمیں حمزہ ابو فارس کی تحقیق کے ساتھ چھپوایاہے۔

۴۰۔العادلی،الحریثی،بدر الدین بن عمر بن احمد شافعی (کان حیاًفی ۱۰۵۹ھ)کی "قرة العین والسمع فی بیان الفروق والجمع"[74]

۴۱۔محمد علی بن حسین، مفتی مکہ ،مالکی(م ۱۳۶۷ھ) کی" **تهذيب الفروق والقواعد السنية فی الأسرار الفقهية**"[75]،یہ فروق قرافی کی تلخیص ہے،فروق قرافی کے حاشیہ پر چھپی ہے جو مکتبہ شاملہ میں موجود ہے۔

۴۲۔سعدی، شیخ عبدالرحمن بن ناصر ، حنبلی (م ۱۳۷۶ھ) کی" **القواعدوالأصول الجامعه والفروق والتقاسيم البديعية النافعة**"اسے مکتبہ المعارف نے ۱۹۸۵ءمیں شائع کیا۔اسے شیخ محمد بن صالح العثیمین کی گرانمایہ تعلیق کے ساتھ موسسہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین الخیریہ (ریاض) نے ۱۴۳۰ھ میں شائع کیا۔

71۔حوالہ سابقہ، ص ۲۷۔

72۔طموم مقدمہ التحقیق لفروق الکرابیسی، ۱۲/۱۔؛الشبیتی، مقدمہ تحقیق الاستغناء، ۱/۸۰۔

73۔الباحثین، الفروق الفقھیہ، ص ۱۰۱۔

74۔السبیل، مقدمہ تحقیق ایضاح الدلائل، ص ۳۶۔

75۔المکی، محمد علی، تہذیب الفروق والقواعد السنیہ فی اسرار الفقھیہ مع فروق قرافی، ۱؍۲، عالم الکتب، بیروت، تاریخ ندارد۔

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

۴۳۔ الافغانی، دکتور ابو عمر سید حبیب بن احمد خان المدنی، کی" **الفروق الفقہیة عند الامام ابن قیم** "(م ۷۵۱ھ)۔اس کو مکتبہ الرشد (ریاض) نے ۱۴۲۹ھ میں چھپوایا ہے۔اس کی کاپی نیٹ سے ڈاونلوڈ کی جاسکتی ہے۔

ان کتبِ فروق میں تین طرح کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے ایک یہ کہ فقہی کتب کی طرح ابواب قائم کرکے ہر باب کے تحت مختلف مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے، ان میں سے بعض نے محض مسائل کا فرق لکھا جیسے امام محمد شیبانی لیکن اکثر مصنفین نے فرق کے ساتھ وجوہ فرق کو بھی بیان کیا ہے جیسے کرابیسی اور جوینی وغیرہ نے بالعموم یہی طریقہ اپنایا ہے ۔دوم یہ کہ فقہی ابواب کے مطابق قواعد فقہیہ مرتب کرکے ہر قاعدہ کی ذیلی امثلہ کے مختلف پہلوؤں کے مابین پائی جانے والی مفارقت کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، اس میں بعض نے قواعد کے ساتھ استثناء کا اسلوب اختیار کرکے نظائر کے فرق بیان کئے ، جس طرح امام بکری نے کیا ہے۔

سوم یہ کہ ملتے جلتے قواعد فقہیہ بیان کرکے ان قواعد کا فرق نمایاں کیا جاتا ہے، جس طرح قرافی اور ان کے متبعین نے کیا۔ ان کے علاوہ جن کتب میں جزوی فروق لکھے گئے ان میں پھر دو طرح کے طریقے اپنائے گئے، بعض کتب کا ایک مستقل حصہ فروق کے لئے منتخب کیا گیا جیسے کتب الاشباہ والنظائر میں ہوا، اور دوسری قواعد فقہیہ کی عام کتب ہیں جو مختلف مناسبات سے کئی مقامات پر مسائل اور قواعد کے فروق بیان کرتی ہیں جیسے امام عزبن عبدالسلام کی قواعد الاحکام فی مصالح الانام یا زرکشی کی المنثور وغیرہ۔

خلاصہ کلام یہ کہ علم الفروق کی بنیاد وحیِ الٰہی سے رکھی گئی اور اسی میں اس کی افادیت واہمیت کو بھی واضح کیا گیا، اور اس علم کی مستقل تصانیف کا آغاز دوسری صدی ہجری (آٹھویں صدی عیسویِ) میں امام محمد شیبانی حنفی سے ہوا، جس کے بعد چوتھی صدی ہجری میں امام ابو سریج شافعی، پانچویں صدی ہجری میں امام کنانی مالکی اور ساتویں صدی میں حنبلی فقیہ ابراہیم المقدسی نے اس میں شرکت کی، اور مجموعی طور پر کتب کی تعداد میں زیادہ حصہ شوافع کا پھر مالکیہ پھر حنفیہ اور آخر میں حنابلہ کا ہے۔

کتب فروق کی اس تاریخ میں زیادہ جوش تین مرتبہ آیا، پہلی بار پانچویں صدی (گیارھویں صدی عیسویِ) ہجری میں جب حنابلہ کے علاوہ تینوں مذاہب کی بھرپور نمائندگی رہی اور تقریبا" ۱۳ "کتب لکھی گئیں، اور دسری بار ساتویں صدی ہجری میں جب حنابلہ نے اس علم کی تالیف میں حصہ لیا اور تقریبا" ۸ "کتب تالیف ہوئیں، اور تیسری مرتبہ آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی

AL-AZVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 51, Issue, 34, 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

عیسویِ)ہیں۔اسوقت اس کی تصانیف میں کثرت پیدا ہوئی جب دو صد سالہ صلیبی جنگوں کے بعد شام اور مصر میں مسلم علمی تحریک کا دور آیا، اور فروقِ قرافی جیسی تصنیف بھی معرض وجود میں آچکی تھی تو تقریبا" ۱۱ "کتابیں مرتب ہوئیں۔

عصر حاضر کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس علم پر کم از کم دو مایہ ناز کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے ایک شیخ عبدالرحمن سعدی کی " القواعدوالأصول الجامعه والفروق والتقاسیم البدیعیةالنافعة ہے اور دوسری ڈاکٹر ابو عمر سید حبیب افغانی کی " الفروق الفقہیة عند الامام ابن قیم ہے، اس طرح مکاتب اربعہ کی مشترکہ جدوجہد کا یہ سلسلہ چودہ صدیوں سے تاحال جاری ہے اور انشاء اللہ تاقیامت جاری رہے گا۔